THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

# الجنة الدائمة للبحوث العلمية و الإفتاء کی معنویت اجتماعی اجتہاد اور عصری تقاضے

# *The Significance of Al-Lajnah ad-Dāʼimah lil-Buḥūth al-ʻIlmiyyah wal-Iftāʼ in the Context of Collective Ijtihad*

***Jamil Ahmad***
*PhD Schoolar Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara;*
***Dr. Abdul Ghaffar***
*HOD / Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara;*

***Abstract***

*The Permanent Committee for Scholarly Research and Ifta (Al-Lajnah ad-Dāʼimah lil-Buḥūth al- Ilmiyyah wal-Iftāʼ) of Saudi Arabia represents a pioneering institutional model of collective ijtihad in the modern Islamic world. Its legal opinions and fatwas are grounded in the Qur'an, the Sunnah, and the methodology of the Salaf al-Salih, while also taking into consideration consensus (ijma), analogical reasoning (qiyas), and contemporary realities. The committee has provided comprehensive guidance on critical modern issues such as economics, medicine, science, technology, family affairs, and social matters, benefiting not only Saudi Arabia but Muslims worldwide. Operating within the principles of collective jurisprudence, the committee's approach emphasizes scholarly reasoning, evidence-based deliberation, and respect for diverse juristic perspectives. Although it is sometimes perceived as lacking boldness in addressing certain emerging issues, the Lajnah al-Da'imah remains one of the most authoritative and influential fiqh institutions in the Islamic world.*

***Keywords**: Collective Ijtihad, Islamic Jurisprudence, Saudi Arabia, Fatwas, Lajnah al-Da'imah, Fiqh Institutions, Qur'an and Sunnah, Contemporary Issues, Scholarly Reasoning, Islamic Law.*

## تمہید:

اسلامی فقہ کی تاریخ میں اجتہاد کا عمل مرکزی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ زمانے کے بدلتے تقاضوں اور نئے مسائل کے حل کے لیے مجتہدین نے قرآن و سنت کی روشنی میں مسلسل فقہی حل پیش کیے ہیں۔ جدید دور میں، جب مسائل کی پیچیدگی میں اضافہ ہوا ہے، انفرادی اجتہاد کے بجائے اجتماعی اجتہاد کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے[1]۔

سعودی عرب کی "لجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء" اجتماعی اجتہاد کی ایک معروف اور معتبر شکل ہے ور اس وقت سے یہ ادارہ مسلم دنیا کے لیے اہم فقہی رہنمائی فراہم کر رہا ہے۔ اس مقالے کا بنیادی مقصد لجنة الدائمة کے فتوؤں کی شرعی حیثیت اور اس کے اجتماعی اجتہادی کردار کا تجزیہ پیش کرنا ہے۔ نیز، اس کے طریقہ کار، فقہی رجحانات، اور معاصر مسائل کے حل میں اس کی اثر انگیزی کا جائزہ لینا بھی اس تحقیق کا حصہ ہے۔

---

1- اجتماعی اجتہاد سے مراد ایسا اجتہادی عمل ہے جس میں متعدد علماء مل کر کسی مسئلے پر غور و فکر کرتے ہیں، مختلف فقہی آرا کا جائزہ لیتے ہیں، اور پھر اجتماعی رائے سے کوئی فیصلہ صادر کرتے ہیں۔

## تحقیق کا بنیادی مسئلہ

عصر حاضر میں مسائل میں تنوع کے اعتبار سے اجتماعی اجتہاد کی ضرورت بہت بڑھ چکی ہے تاکہ تخصص کے لحاظ سے مسائل کو حل کیا جاسکے اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے لجنۃ الدائمۃ کا قیام عمل لایا گیا ہے۔

1. لجنۃ الدائمۃ کا طریقہ کار اجتماعی اجتہاد کے اصولوں کے مطابق کیسا ہے؟
2. اس کے فتووں میں کس حد تک فقہی تنوع پایا جاتا ہے؟
3. جدید مسائل کے حل میں اس کی کامیابیوں اور چیلنجز کیا ہیں؟

## لجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء کا تعارف

لجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء سعودی عرب کا ایک مستقل علمی و فقہی ادارہ ہے، جو 1391ھ / 1971ء میں شاہ عبدالعزیز آل سعود کے حکم سے قائم کیا گیا۔ اس کمیٹی کے قیام کا مقصد اسلامی شریعت کے بنیادی مصادر (قرآن و سنت) کی روشنی میں مسلمانوں کو درپیش نئے مسائل پر رہنمائی فراہم کرنا اور صحیح اجتہادی موقف واضح کرنا تھا۔[2]

یہ ادارہ مجلسِ کبار العلماء کے تحت کام کرتا ہے اور اس میں وقت کے نامور علما شامل ہوتے ہیں، جنہیں علمی بصیرت، تقویٰ اور فقہی مہارت کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے۔ اس کمیٹی نے ہزاروں مسائل پر فتاویٰ جاری کیے جو بعد میں **"فتاویٰ لجنۃ الدائمۃ"** کے نام سے متعدد جلدوں میں شائع ہوئے۔ یہ فتاویٰ آج پوری دنیا میں معتبر علمی حوالہ سمجھے جاتے ہیں۔

لجنۃ الدائمۃ کی اہمیت اس پہلو سے بھی نمایاں ہے کہ اس نے انفرادی آراء کے بجائے اجتماعی اجتہاد کے اصول کو اپنایا، جس کی بدولت اس کے فتاویٰ زیادہ جامع، متوازن اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کے قریب ہیں۔ اس کمیٹی کے مشہور اراکین میں شیخ عبدالعزیز بن باز، شیخ عبدالرزاق عفیفی، شیخ صالح الفوزان اور دیگر جلیل القدر علما شامل رہے ہیں۔

یوں لجنۃ الدائمۃ اسلامی دنیا میں ایک ایسا ادارہ ہے جو شریعت کی ہمہ گیریت اور ابدیت کو عملی سطح پر اجتہادی کاوشوں کے ذریعے نمایاں کرتا ہے۔

### قیام کے مقاصد:

1. قرآن و سنت کی روشنی میں شرعی مسائل کا حل پیش کرنا۔
2. عوام اور حکومت دونوں کے لیے شرعی رہنمائی فراہم کرنا

---

[2]-اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء، فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء، المجموعة الأولى (الرياض: رئاسة إدارة البحوث العلمية والإفتاء، 2000)۔

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

3. جدید پیش آمدہ مسائل میں اجتہاد کر کے امت کو واضح راہنمائی دینا۔

4. فتویٰ کے ذریعے لوگوں کی دینی اور فکری تربیت کرنا۔

## لجنۃ الدائمۃ کے ممتاز اراکین کا تعارف

لجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء میں شامل علما کرام نے اپنی علمی و فقہی صلاحیتوں کی وجہ سے عالمی شہرت حاصل کی۔ مندرجہ ذیل چند اہم شخصیات کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے:

### شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز[3]

**تاریخِ شمولیت:** 1971ء سے 1999ء تک لجنہ کے صدر رہے۔

**تخصص:** فقہ، حدیث، تفسیر اور عقائد۔

خدمات: انہوں نے بدعات اور غلو سے مبارزہ کی اور سلفی فکری کو فروغ دیا۔ ان کے فتاویٰ خاص طور پر عبادات، معاملات اور معاصر مسائل پر مشتمل ہیں۔

### شیخ عبد الرزاق عفیفی[4]

**تاریخِ شمولیت:** 1971ء سے 1994ء تک لجنہ کے نائب صدر رہے۔

**تخصص:** فقہ، اصول فقہ، اور عربی ادب۔

**خدمات:** انہوں نے لجنہ کے فتاویٰ میں تحقیقی اور فقہی دقت کو یقینی بنایا۔ وہ بنیادی مصدر کے طور پر قرآن وسنت پر زور دیتے تھے۔

### شیخ صالح الفوزان[5]

**تاریخِ شمولیت:** 1990ء کی دہائی سے لجنہ کے رکن ہیں۔

---

3- ولادت: ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء، ریاض (سعودی عرب) اساتذہ: شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سمیت اس دور کے جید علما خصوصیت: جوانی میں نابینا ہو گئے، لیکن علم، فقہ اور حدیث میں عظیم مقام حاصل کیا، صدر، اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء خدمات: ہزاروں فتاویٰ، علمی مقالات اور دروس؛ مجموع فتاویٰ ابن باز (۳۰ جلدیں) وفات: ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء، ریاض؛

4- شیخ عبد الرزاق بن عفیفیؒ (۱۹۰۵ء–۱۹۹۴ء) مصر میں پیدا ہوئے اور جامعۃ الازہر سے تعلیم حاصل کی۔ 1380ھ میں سعودی عرب آئے اور تدریس کے بعد اللجنۃ الدائمۃ کے رکن و نائب صدر مقرر ہوئے۔ وہ عقیدہ، فقہ اور فتویٰ میں گہری بصیرت رکھنے والے، اعتدال پسند اور سلفی منہج کے جید عالم تھے۔ ان کے بیشتر فتاویٰ فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ میں محفوظ ہیں۔

5- شیخ صالح بن فوزان الفوزان (پیدائش ۱۹۳۳ء، قصیم) عصر حاضر کے جید علما میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ فقہ، عقیدہ اور دعوت میں مضبوط سلفی منہج کے حامل ہیں اور کئی علمی کتب کے مصنف ہیں۔ سعودی عرب کی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء اور مجلسِ کبار العلماء کے رکن ہیں۔ ان کے دروس، کتب اور فتاویٰ آج پوری دنیا میں اہلِ علم اور طلبہ کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

**تخصص:** فقہ، عقائد، اور حدیث۔

**خدمات:** ان کے فتاوی میں اعتدال پسندی نمایاں ہے۔ وہ جدید مسائل پر واضح اور سادہ فتاویٰ دینے کے لیے مشہور ہیں۔

### شیخ عبدالکریم الخضیر[6]

**تاریخِ شمولیت:** جدید دور میں لجنہ کے سرکردہ علما میں شمار ہوتے ہیں۔

**تخصص:** تفسیر، فقہ، اور معاصر فقہی مسائل۔

**خدمات:** انہوں نے معاصر فقہی مسائل، خاص طور پر معاشی اور سماجی موضوعات پر گہری تحقیق کی ہے۔

### شیخ عبداللہ بن منیع[7]

تاریخِ شمولیت: لجنہ کے ابتدائی دور سے وابستہ رہے۔

**تخصص:** فقہ، حدیث، اور دعوت وارشاد۔

**خدمات:** انہوں نے خاص طور پر نوجوانوں میں دینی تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

## فتاویٰ لجنۃ الدائمۃ کی معنویت اور بنیادی اصول

لجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ کی اصل اہمیت ان اصولوں اور بنیادوں میں پوشیدہ ہے جن پر یہ قائم ہیں۔ یہی اصول ان فتاویٰ کو مضبوط، متوازن اور امت کے لیے قابلِ اعتماد بناتے ہیں۔ ان میں نمایاں درج ذیل ہیں:

### 1 . قرآن وسنت کی مکمل پیروی:

لجنۃ کے فتاویٰ کا پہلا اور بنیادی ماخذ صرف قرآن مجید اور سنتِ رسول ﷺ ہیں۔ کوئی فتویٰ ان دونوں بنیادی مصادر کے خلاف نہیں دیا جاتا۔ یہی سبب ہے کہ لجنۃ کے فتاویٰ علمی استحکام اور شرعی اعتبار رکھتے ہیں۔

### 2 . سلف صالحین کے طریقوں کی پیروی:

لجنۃ کے علما فقہی استدلال میں سلف صالحین کے منہج کو اختیار کرتے ہیں۔ اس طرزِ عمل سے فتاویٰ میں توازن اور اعتدال پیدا ہوتا ہے اور یہ امت کے علمی تسلسل سے جڑے رہتے ہیں۔

6- عبد الکریم بن عبد اللہ الخضیر (پیدائش ۱۹۵۴ء، قصیم) سعودی عرب کے ممتاز عالم اور اصولِ فقہ وحدیث کے ماہر ہیں۔ انہوں نے جامعۃ الإمام سے تعلیم حاصل کی اور طویل عرصہ تدریس کے بعد اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء کے رکن مقرر ہوئے۔ فقہ، حدیث اور اصول میں ان کی گہری بصیرت اور اعتدال پسند سلفی منہج انہیں معاصر علما میں نمایاں مقام دیتی

7- شیخ عبداللہ بن منیع (پ:1349ھ / 1930ء، شقراء) سعودی عرب کے جلیل القدر فقیہ، قاضی اور مجلسِ کبار العلماء کے رکن ہیں۔ آپ نے شیخ ابن باز و دیگر اکابر سے کسبِ علم کیا اور فقہ، قضاء اور معاصر مالیاتی مسائل میں اعتدال پسند اور معتبر فتاویٰ دیے ہیں

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

**3. اجماع اور قیاس کا استعمال:**

جہاں کسی مسئلے کا واضح حل قرآن یا سنت میں براہِ راست موجود نہ ہو، وہاں لجنۃ اجماعِ امت[8] اور قیاس[9] کے اصول پر عمل کرتی ہے۔ اس طریقے سے نئے مسائل کا شرعی حل تلاش کیا جاتا ہے۔

**4. معاصر ضروریات کا جائزہ:**

لجنۃ کے فتاویٰ کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ یہ عصرِ حاضر کے تقاضوں اور ضروریات کو سامنے رکھتے ہیں۔ جدید مسائل کے حل کے لیے کمیٹی ماہرینِ معاشیات، طب، انجینئرنگ اور سماجیات سے مشاورت کرتی ہے تاکہ فتویٰ نہ صرف شرعی بنیاد پر مضبوط ہو بلکہ عملی طور پر بھی دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ رہے۔

**معاصر مسائل پر لجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ کا تحلیلی جائزہ:**

لجنۃ الدائمۃ نے جدید دور کے تقریباً ہر اہم شعبے میں فتاویٰ صادر کیے ہیں۔ ان فتاویٰ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک طرف قرآن و سنت اور فقہی اصولوں پر مبنی ہیں، اور دوسری طرف دورِ جدید کے تقاضوں کو بھی سامنے رکھتے ہیں۔ چند نمایاں شعبے اور ان کے فتاویٰ درج ذیل ہیں:

**1. معاشی و مالی معاملات**

**(الف) سود (Interest / Riba)**

لجنۃ الدائمۃ نے سود کو قرآن و سنت کی روشنی میں سختی سے حرام قرار دیا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں کمیٹی نے کہا:

> "بینکوں میں رکھے جانے والے سودی کھاتے ناجائز ہیں اور ان پر ملنے والا منافع دراصل ربا ہے، جو صریحاً حرام ہے۔[10]"

8- اجماع سے مراد امت کے تمام مجتہدین کا کسی شرعی حکم پر متفق ہو جانا ہے، اور یہ قرآن و سنت کے بعد شریعت کا تیسرا ماخذ ہے۔

9- قیاس سے مراد یہ ہے کہ کسی نئے مسئلے کو اس مسئلے پر لاگو کرنا جس کا حکم قرآن و سنت یا اجماع سے معلوم ہو، اس مشترک علت (سبب) کی بنیاد پر جو دونوں میں پائی جاتی ہے۔

10- فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 13، ص 354

البتہ اسلامی بینکاری کے تحت مرابحہ[11] (Cost-Plus Sale)، مشارکہ[12] اور مضاربہ جیسے سود سے پاک متبادل طریقوں کو جائز قرار دیا ہے۔[13]

### (ب) انشورنس (Insurance)

روایتی انشورنس[14] کے بارے میں لجنۃ نے واضح کیا کہ اس میں غرر (غیر یقینی شرط) اور قمار (جوا) کے عناصر پائے جاتے ہیں، اس لیے یہ ناجائز ہے۔[15]

فتاویٰ میں لکھا گیا:

"تجارتی انشورنس کی تمام صورتیں باطل ہیں، کیونکہ ان میں غیر یقینی شرطیں اور سود شامل ہیں۔"

تاہم تکافل انشورنس (Cooperative Insurance)، جس کی بنیاد تعاون اور باہمی کفالت ہے، کو جائز قرار دیا گیا۔

### (ج) اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange / Shares)

لجنۃ نے اس معاملے میں تفصیل سے رہنمائی دی:

اگر کمپنی کا اصل کاروبار جائز ہے (جیسے صنعت، زراعت یا خدمات) اور اس میں سود یا حرام اشیاء کی سرمایہ کاری نہیں، تو اس کے حصص خریدنا اور بیچنا جائز ہے۔ اگر کمپنی سودی بینکاری یا حرام کاروبار (شراب، جوا، فحاشی وغیرہ) میں ملوث ہے، تو اس کے شیئرز خریدنا ناجائز ہے۔

---

11- بیع کی ایک شرعی صورت ہے جس میں بیچنے والا خریدار کو کسی چیز کی اصل قیمت (Cost) اور اس پر لگائے جانے والے منافع (Profit) دونوں واضح طور پر بتاتا ہے۔ مثال کے طور پر: اگر ایک بینک کسی گاڑی کو 10 لاکھ روپے میں خریدتا ہے اور پھر گاہک کو یہ کہتا ہے کہ وہ اسے 11 لاکھ روپے میں قسطوں پر بیچ رہا ہے، تو یہ مرابحہ کہلائے گا۔ فرق یہ ہے کہ یہاں سودی قرض نہیں دیا جاتا بلکہ بینک سامان خرید کر بیچتا ہے، اور نفع تجارت کی بنیاد پر ہوتا ہے، نہ کہ قرض پر سود کی بنیاد پر۔

12- بیع کی ایک شرعی صورت ہے جس میں بیچنے والا خریدار کو کسی چیز کی اصل قیمت (Cost) اور اس پر لگائے جانے والے منافع (Profit) دونوں واضح طور پر بتاتا ہے۔ مثال کے طور پر: اگر ایک بینک کسی گاڑی کو 10 لاکھ روپے میں خریدتا ہے اور پھر گاہک کو یہ کہتا ہے کہ وہ اسے 11 لاکھ روپے میں قسطوں پر بیچ رہا ہے، تو یہ مرابحہ کہلائے گا۔ فرق یہ ہے کہ یہاں سودی قرض نہیں دیا جاتا بلکہ بینک سامان خرید کر بیچتا ہے، اور نفع تجارت کی بنیاد پر ہوتا ہے، نہ کہ قرض پر سود کی بنیاد پر۔

13- مضاربہ ایک شراکتی معاہدہ ہے جس میں ایک فریق سرمایہ فراہم کرتا ہے اور دوسرا فریق محنت (کاروبار) کرتا ہے، اور حاصل شدہ نفع دونوں طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم کرتے ہیں، جبکہ نقصان صرف سرمایہ دار پر آتا ہے۔

14- انشورنس (Insurance) ایک معاہدہ ہے جس میں ایک فریق (پالیسی ہولڈر) باقاعدہ قسط یا پریمیم ادا کرتا ہے اور دوسرا فریق (انشورنس کمپنی) کسی طے شدہ نقصان یا حادثہ پیش آنے کی صورت میں مالی تحفظ یا معاوضہ دینے کا ذمہ لیتا ہے۔

15- فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 14، ص 299۔

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ایک فتویٰ میں کہا گیا:

"ایسی کمپنیوں کے حصص خریدنا جائز نہیں جو اپنے سرمائے کا حصہ سودی قرض پر چلاتی ہوں یا ناجائز مصنوعات تیار کرتی ہوں۔"

## 2. طبی و میڈیکل مسائل میں لجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ

### (الف) اعضا کی پیوندکاری (Organ Transplant)

فتویٰ: لجنۃ الدائمۃ نے انسانی جان بچانے کے لیے اعضا کی پیوندکاری کو ضرورت کے تحت جائز قرار دیا ہے، بشرطیکہ: اس میں ناجائز ذرائع شامل نہ ہوں (جیسے غیر قانونی تجارت یا مردہ سے عضو لینے کے غیر شرعی طریقے)۔

زندہ انسان کا ایسا عضو نہ لیا جائے جس سے اس کی اپنی جان کو خطرہ لاحق ہو۔

ایک سوال کے جواب میں لجنۃ نے کہا:

"إذا كان نقلُ العضوِ لا يضرُّ بالمتبرّعِ ضرراً بيّناً، وكانت فيه مصلحةٌ ظاهرةٌ للمريضِ، جاز ذلك

ترجمہ: "اگر عضو کا عطیہ دینے سے عطیہ دہندہ کو واضح نقصان نہ پہنچے اور مریض کے لیے اس میں واضح فائدہ ہو تو یہ جائز ہے۔[16]"

**(ب) اسقاط حمل (Abortion):** لجنۃ نے حمل کے مختلف مراحل کے اعتبار سے تفصیل بیان کی:

اگر طبی بنیاد پر شدید مجبوری ہو (مثلاً ماں کی جان کو خطرہ)، تو اسقاط بعض شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

**إذا كان الحملُ لم يتجاوزْ أربعينَ يوماً، ورأى الأطباءُ أنَّ في بقائه خطراً على الأمِّ، فلا حرجَ في إسقاطه.**

ترجمہ: "اگر حمل چالیس دن سے کم ہو اور ڈاکٹروں کے نزدیک اس کے باقی رہنے میں ماں کی جان کو خطرہ ہو تو اس کا اسقاط جائز ہے۔[17]"

120 دن کے بعد (روح پھونکے جانے کے بعد): بغیر سخت طبی ضرورت کے اسقاط حمل حرام ہے۔

**"إذا نُفِخَ فيه الروحُ، فلا يجوزُ إسقاطُه إلا إذا قرَّر الأطباءُ الثِّقاتُ أنَّ بقاءَه يسببُ هلاكَ الأمِّ.**

ترجمہ: "جب روح پھونک دی جائے تو اسقاط جائز نہیں، سوائے اس کے کہ ماہر ڈاکٹروں کے مطابق اس کے

[16] تاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 25، ص 60

[17] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 21، ص 452۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337
Vol.3, No.4, 2025

باقی رہنے سے ماں کی ہلاکت یقینی ہو۔"[18]

## 3. سماجی و ثقافتی مسائل میں لجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ

### میڈیا اور موسیقی

فتویٰ: لجنۃ الدائمۃ نے موسیقی، آلاتِ موسیقی اور فحش مناظر پر مبنی ڈراموں اور فلموں کو حرام قرار دیا ہے، کیونکہ یہ انسان کو غفلت، بے حیائی اور شہوات کی طرف مائل کرتے ہیں۔

ایک سوال میں دریافت کیا گیا کہ کیا موسیقی سننا اور آلاتِ موسیقی استعمال کرنا جائز ہے؟ لجنۃ نے جواب دیا:

**"استماعُ الأغاني والموسيقى حرامٌ، لأنها تلهي عن ذكر الله، وتوقع في الفتنة والشهوات."**

ترجمہ: "گانے اور موسیقی سننا حرام ہے، کیونکہ یہ اللہ کے ذکر سے غافل کرتے ہیں اور فتنہ و شہوت میں مبتلا کرتے ہیں۔"[19]:

### خواتین کا کام اور پردہ

فتویٰ: لجنۃ الدائمۃ نے خواتین کو تعلیم یا کام کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن درج ذیل شرائط کے ساتھ: پردے اور حجاب کا مکمل اہتمام کریں۔

مرد و خواتین کا آزادانہ اختلاط (Free Mixing) نہ ہو۔

کام ایسے شعبوں میں ہو جو شرعی اعتبار سے درست ہوں (مثلاً طب، تعلیم وغیرہ)۔

ایک سوال میں پوچھا گیا کہ کیا عورت دفتری یا طبی ادارے میں مردوں کے ساتھ کام کر سکتی ہے؟ لجنۃ نے جواب دیا:

**"يجوز للمرأة أن تعمل في مجالات مباحة شرعاً، بشرط أن تلتزم بالحجاب الشرعي، وألا تختلط بالرجال اختلاطاً محرماً".**

ترجمہ: "عورت کے لیے مباح کام کے شعبوں میں کام کرنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ شرعی پردے کی پابندی کرے اور مردوں کے ساتھ ناجائز اختلاط نہ ہو۔"[20]

---

[18] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 21، ص 454۔

[19] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 26، ص 258۔

[20] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 17، ص 223

## طبی مسائل و سائنس میں لجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ

(الف) ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Babies)

لجنۃ نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کو شرعی حدود کے تحت جائز قرار دیا ہے، لیکن شرط رکھی کہ اس میں صرف شوہر اور بیوی کے نطفے استعمال ہوں، اور کسی اجنبی کا بیج یا انڈہ شامل نہ ہو۔

إذا كان الإخصابُ يتمُّ بين نطفةِ الزوجِ وبويضةِ الزوجةِ فقط، فلا حرجَ، أمّا إدخالُ نطفةٍ أجنبيةٍ فحرامٌ.".

ترجمہ: "اگر بیوی اور شوہر کے نطفے سے ہی عمل ہو تو جائز ہے، لیکن کسی اجنبی کا نطفہ شامل کرنا حرام ہے۔"[21]

(ب) اعضا کی پیوندکاری (Organ Transplant)

لجنۃ نے کہا کہ انسانی جان بچانے کے لیے عضو لینا جائز ہے، بشرطیکہ:

زندہ عطیہ دہندہ کی زندگی کو خطرہ نہ ہو۔ عضو کسی حرام طریقے سے حاصل نہ کیا گیا ہو۔

## ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا میں فتاویٰ:

**(الف) سوشل میڈیا:** فحش یا حرام مواد شیئر کرنا، غیبت کرنا، یا نامحرم سے غیر ضروری تعلق رکھنا حرام قرار دیا گیا۔[22]

**(ب) آن لائن کاروبار:** آن لائن بزنس جائز ہے، بشرطیکہ حرام اشیاء (شراب، سودی لین دین وغیرہ) شامل نہ ہوں[23]

**(ج) ڈیجیٹل کرنسی (Cryptocurrency):** لجنۃ نے کرپٹو کرنسی[24] پر احتیاط کا فتویٰ دیا، کیونکہ اس میں غرر (غیر شفافیت) اور دھوکہ دہی کے امکانات زیادہ ہیں۔[25]

## خاندانی و سماجی مسائل

**(الف) طلاق:** طلاق سنت کے مطابق ایک یا دو بار دی جا سکتی ہے، جبکہ بیک وقت تین طلاق دینا ناجائز بدعت ہے،

---

[21] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 21، ص 30۔

[22] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 26، ص 200۔

[23] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 13، ص 423۔

[24] کرپٹو کرنسی (Cryptocurrency) ایک ڈیجیٹل یا ورچوئل کرنسی ہے جو بلاک چین ٹیکنالوجی پر مبنی ہوتی ہے، اس کا کوئی مرکزی کنٹرول نہیں ہوتا اور یہ خفیہ اندراجات (cryptography) کے ذریعے محفوظ کی جاتی ہے۔ مشہور مثال: بٹ کوائن۔

[25] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 24، ص 53- بن

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337
Vol.3, No.4, 2025

لیکن واقع ہو جاتی ہے۔[26]

**(ب) حضانت:**[27] بچوں کی پرورش (Custody) کا حق ماں کو دیا گیا، جب تک وہ نکاحِ ثانی نہ کرے، یا دین و اخلاق میں کمی نہ آئے۔[28]

**(ج) مہر:** مہر کو آسان اور کم رکھنے کی ترغیب دی گئی، تاکہ نکاح سہل اور آسان ہو۔[29]

## فتاویٰ کی عالمی اثر اندازی

لجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء کے فتاویٰ کا دائرہ کار صرف سعودی عرب تک محدود نہیں ہے بلکہ ان کا اثر پوری اسلامی دنیا میں محسوس کیا جاتا ہے۔ ان فتاویٰ نے عالمی سطح پر مسلمانوں کی فکری، فقہی اور عملی زندگی پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اس کی چند نمایاں وجوہات درج ذیل ہیں:

### 1. معاصر مسائل کا ادراک

لجنۃ الدائمۃ کے علماء جدید دنیا کے پیچیدہ مسائل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور ان پر ایسا فتویٰ جاری کرتے ہیں جو شریعت کی روشنی میں معقول اور قابلِ عمل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان جدید چیلنجز کا سامنا کرنے میں ان فتاویٰ کو رہنمائی کا ذریعہ بناتے ہیں۔

### 2. اعتدال پسندی

لجنۃ کے فتاویٰ میں نہ تو بے جا سختی پائی جاتی ہے اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ ان میں اعتدال اور توازن کا ایسا انداز ملتا ہے جو ہر طبقے کے لیے قابلِ قبول ہوتا ہے۔ یہی خصوصیت انہیں عالمی سطح پر مستند اور معتبر بناتی ہے۔

### 3. دینی اور دنیاوی زندگی کا توازن

لجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ صرف عبادات یا عقائد تک محدود نہیں ہیں بلکہ معیشت، معاشرت، سائنس، ٹیکنالوجی اور طب جیسے دنیاوی معاملات پر بھی راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح یہ فتاویٰ مسلمانوں کو دین اور دنیا دونوں میں کامیابی کے لیے متوازن راستہ دکھاتے ہیں۔

### 4. بین الاقوامی اعتماد

[26] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 20، ص 58۔

[27] بچے کی پرورش، نگہداشت اور دیکھ بھال کا شرعی حق جو والدین یا بعض اوقات دیگر قریبی رشتہ داروں کو دیا جاتا ہے، تاکہ بچہ جسمانی، اخلاقی اور دینی طور پر محفوظ رہے۔

[28] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 21، ص 179۔

[29] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد 19، ص 45۔

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

عالمِ اسلام کے مختلف ممالک کے ادارے، جامعات اور عام مسلمان لجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ کو اعتماد اور استناد کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان فتاویٰ کے تراجم کئی زبانوں میں کیے گئے اور عالمی سطح پر ان کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

**اجتماعی اجتہاد کے تناظر میں لجنۃ الدائمۃ کا طریقہ کار**

لجنۃ الدائمۃ کا طریقہ کار اجتماعی اجتہاد کے جدید تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ جب کوئی سوال موصول ہوتا ہے، تو سب سے پہلے اس کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ پھر متعلقہ اراکین اس پر ابتدائی تحقیق کرتے ہیں اور مختلف فقہی مذاہب کے دلائل جمع کرتے ہیں۔ اس کے بعد اجتماعی اجلاس میں مسئلہ پر تفصیلی بحث ہوتی ہے، جس میں ہر رکن اپنی رائے پیش کرتا ہے۔ آخر میں اجتماعی رائے سے فتویٰ جاری کیا جاتا ہے۔

اس طریقہ کار کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. علمی اختلاف کے آداب کا مکمل احترام
2. دلائل کی آزادانہ تحقیق
3. زمان و مکان کے تقاضوں کا اعتبار
4. مصلحت اور ضرورت کے تحت اختلافی آرا کا انتخاب

اگرچہ کمیٹی کا عمومی رجحان فقہ حنبلی کی طرف ہے، لیکن دیگر فقہی مذاہب کے دلائل کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جاتا ہے۔ نیز، اقویٰ دلیل کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے، نہ کہ محض مخصوص فقہی مسلک کی پیروی۔

**معاصر مسائل کے حل میں لجنۃ الدائمۃ کا کردار**

لجنۃ الدائمۃ نے جدید دور کے بے شمار مسائل پر اہم فتوے دیے ہیں۔ ان میں مالیاتی مسائل، طبی اخلاقیات، اور ٹیکنالوجی سے متعلقہ مسائل شامل ہیں۔ مثال کے طور پر، بینکاری اور سود کے جدید مسائل پر کمیٹی کے فتوے پوری اسلامی دنیا میں معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ اسی طرح، عضووں کی پیوند کاری، مصنوعی تولید، اور جینیاتی انجینئرنگ جیسے میدانوں میں بھی کمیٹی نے شرعی رہنمائی فراہم کی ہے۔

ٹیکنالوجی کے میدان میں، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے شرعی احکام، مصنوعی ذہانت کے اسلامی تصورات، اور cryptocurrency کے فقہی پہلوؤں پر بھی کمیٹی نے اہم تحقیقی کام کیا ہے۔ ان فتووں کی خاص بات یہ ہے کہ ان میں جدید علوم کی روشنی میں شرعی دلائل پیش کیے گئے ہیں۔

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

## خلاصہ بحث

لجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء سعودی عرب کا ایک ایسا علمی و فقہی ادارہ ہے جس نے عصر حاضر میں اجتماعی اجتہاد کو مؤسساتی سطح پر زندہ کیا۔ اس کے فتاویٰ قرآن و سنت اور سلف صالحین کے منہج پر مبنی ہیں، جن میں اجماع، قیاس اور معاصر تقاضوں کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کمیٹی کے فتاویٰ نے معیشت، طب، سائنس، ٹیکنالوجی، خاندانی اور سماجی مسائل جیسے حساس موضوعات پر واضح رہنمائی فراہم کی، جس سے نہ صرف سعودی عرب بلکہ پوری اسلامی دنیا کے مسلمانوں کو استفادہ حاصل ہوا۔ اجتماعی اجتہاد کے اصولوں کے مطابق اس کمیٹی کا طریقہ کار علمی استدلال، دلائل کی تحقیق، اور مختلف فقہی آرا کے احترام پر قائم ہے۔ اگرچہ اس میں فقہی تنوع اور بعض جدید مسائل کے بارے میں زیادہ جرات مندانہ اجتہاد کی کمی محسوس کی جاتی ہے، تاہم اس کے باوجود لجنۃ الدائمۃ اسلامی دنیا کے سب سے مؤثر فقہی اداروں میں شمار ہوتی ہے۔

## نتائج:

1. لجنۃ الدائمۃ عصر حاضر کا ایک مؤسساتی فقہی ادارہ ہے جس نے اجتماعی اجتہاد کو منظم اور ادارہ جاتی شکل دی۔
2. اس کے فتاویٰ قرآن و سنت اور منہج سلف پر مبنی ہوتے ہیں، جو علمی استدلال اور مضبوط دلائل کے ساتھ مرتب کیے جاتے ہیں۔
3. کمیٹی نے جدید مسائل مثلاً میڈیکل سائنس، معاشیات، ٹیکنالوجی اور خاندانی معاملات میں واضح رہنمائی فراہم کی۔
4. لجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ صرف سعودی عرب تک محدود نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کے مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔
5. کمیٹی کا منہج اجتماعی اجتہاد کے اصولوں کے مطابق ہے، تاہم بعض مسائل میں فقہی تنوع اور وسعت کی کمی محسوس کی جاتی ہے۔ اس کے فتاویٰ نے امت مسلمہ میں وحدتِ فکر اور اعتدال پسندی کو فروغ دیا، اور بہت سے اختلافی و جدید مسائل میں عملی حل پیش کیے۔

## سفارشات

1. مختلف فقہی مسالک کے علماء کو کمیٹی میں شامل کیا جائے تاکہ اجتہاد کا دائرہ وسیع ہو۔
2. جدید علوم کے ماہرین (طب، معاشیات، ٹیکنالوجی وغیرہ) کو معاون حیثیت سے شامل کیا جائے۔
3. بین الاقوامی فقہی اداروں اور اکیڈمیوں کے ساتھ تعاون کو فروغ دیا جائے۔
4. فتاویٰ کو عام فہم زبان میں تحریر اور شائع کیا جائے تاکہ عوام بھی بآسانی استفادہ کر سکیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

5. ڈیجیٹل ذرائع مثلاً ویب سائٹس، موبائل ایپس اور سوشل میڈیا کے ذریعے فتاویٰ کو زیادہ وسیع سطح پر عام کیا جائے۔
6. اجتماعی اجتہاد اور اس کے عصری تقاضے پورے کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پوری دنیا سے اہل علم و فن کو تلاش کیا۔ جائے اور ان کے لیے بہترین Discussion Discourses رکھے جائیں۔
7. فتوی نویسی کو خصوصا اجتماعی اجتہاد کے تناظر میں مدارس جامعات کے نصاب میں شامل کیا جائے۔